

کتاب نما

صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات، مولانا سید جلال الدین عمری۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ڈی۔ ۳۰۷، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر نئی دہلی، بھارت۔ صفحات: ۳۸۷۔ قیمت: ۲۰۰ بھارتی روپے۔

مولانا جلال الدین عمری بر عظیم کے علمی حلقوں میں ایک معروف و معتبر شخصیت ہیں۔ اسلام کے مختلف پہلوؤں پر آپ کی نگارشات اُردو اور انگریزی زبانوں میں غیر معمولی طور پر مقبولیت کی حامل ہیں۔

اس کتاب میں محترم مولانا نے ایک جدید اور اُچھوتے مضمون پر قلم اُٹھایا ہے۔ اسلام، دین کامل ہونے کے سبب، نہ صرف روایتی طور پر جن امور کو 'مذہب' سے وابستہ کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ ساتھ جن امور کو دیگر مذاہب دنیاوی، مادی یا ذاتی قرار دیتے ہیں، ان تمام پہلوؤں کو بھی ایک شخص کی دینی زندگی میں شامل تصور کرتا ہے۔ چنانچہ وہ نہ صرف عبادات اور عقائد، بلکہ انتہائی ذاتی نوعیت کے معاملات ہوں، یا معاشرتی اور سیاسی ضرورت، ہر ایک پر جہاں ضروری ہو اصولی اور جہاں ضرورت ہو خصوصی ہدایات، قوانین اور اصول بیان کر دیتا ہے۔ 'مذہب' کو عموماً روحانی بالیدگی کا ذریعہ کہا جاتا ہے، لیکن اسلام اپنی جامع دینی تعلیمات میں جسم و روح اور ذہن و دماغ کو یکساں اہمیت دیتے ہوئے متوازن انداز میں مخاطب کرتا ہے۔ گزشتہ دو عشروں میں ایک امریکی مفکر کی کتاب

Emotional Intelligence اور اسی مصنف کی دوسری کتاب *Social Intelligence* علمی حلقوں میں گفتگو کا موضوع رہی ہے۔ بحث کا حاصل یہ ہے کہ مختلف کیس اسٹڈیز یہ بتاتی ہیں کہ انسانی دماغ میں ایک حصہ ہے جو ایک لمحے کے ۱/۷۰۰۰ حصے میں بعض پیش آنے والے واقعات کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے تحریک پیدا کرتا ہے اور اکثر انسان اتنے کم عرصے میں ایک کام کر گزرتا ہے۔ یہ ایک سرعت کے ساتھ ہونے والا نفسیاتی عمل ہے جس میں بظاہر عقل کا کوئی دخل نہیں نظر آتا۔ اسلام اس کے برعکس انسان کے ہر عمل کو دل و دماغ کی یکسوئی کے لیے

حلال و حرام کی اخلاقی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد کرنے کا حکم دیتا ہے اور نفسِ امارہ اور نفسِ لواہ کو نفسِ مطمئنہ میں تبدیل کر کے فکر، ہر نظر، ہر احساس اور ہر عمل کو حلال و حرام کے اخلاقی اصول کی روشنی میں کرنے کا عادی بناتا ہے۔

اسلام جہاں ہر معاملے میں توازن اور عدل کا حکم دیتا ہے، وہیں ایسی شخصیت تعمیر کرتا ہے جو بُرائی اور صحت کے لیے نقصان دہ پہلوؤں سے بچاؤ کو اولیت دیتا ہے۔ شریعت میں سدِ ذرائع کا اصول اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اسلام نے شہروں میں کشادگی اور تازہ فضا کو برقرار رکھنے کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ جب ایک شہر ایک حد تک پہنچ جائے تو نیا شہر آباد کیا جائے تاکہ ماحولیاتی آلودگی نہ پیدا ہو جو صحت کی خرابی کا ایک بڑا سبب ہے۔

انسان کی غذا کے حوالے سے پانی کو صاف رکھنا، اس میں آلودگی نہ پیدا ہونے دینا، خصوصاً فضلہ کا دریاؤں میں یا نہروں میں نہ ڈالنا دینی تعلیمات کا حصہ ہے۔ آج دنیا کے بے شمار شہروں کے لوگ پینے والے پانی میں کیسیاوی فضلہ کے پھینکے جانے کی بنا پر نئی بیماریوں کا شکار ہیں۔ غذا کے استعمال میں یہ حکم کہ کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو، صحت کا بنیادی اصول ہے۔

مولانا جلال الدین عمری نے ۲۰ عنوانات کے تحت صحت و توانائی کی اہمیت، طہارت و نظافت سے انسانی جسم و روح پر اثرات، غذا کے اہم پہلو اور صحیح استعمال، آدابِ طعام، کھانے سے قبل ہاتھوں کو دھونا اور وضو کا اہتمام، پینے کے آداب، جسم کو توانا رکھنے کے لیے سنتِ نبویؐ کی روشنی میں تیر اندازی، گھڑ سواری، دوڑنا اور مقابلوں اور ورزشوں کا کرنا، پھر مرض کی صورت میں علاج کی اہمیت اور احتیاطی تدابیر، شرعی طور پر متعدی بیماریوں کے بارے میں سنت اور بعض جدید طبی اخلاقی معاملات، مثلاً ایسے مریض کے بارے میں حکمِ شرعی جو بیماری کے ایسے مرحلے میں ہو جہاں کوئی اُمید نظر نہ آتی ہو۔ ایسے ہی قرآنی آیات سے دم کرنا اور عبادت کی شرعی اہمیت جیسے بنیادی موضوعات پر مستند اور تحقیقی مواد کی مدد سے انتہائی سہل انداز میں اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے۔

یہ کتاب میڈیکل کالج کے ہر طالب علم اور طالبہ علم کے لیے نصاب کا حصہ ہونا چاہیے۔ نہ صرف یہ، بلکہ جن جامعات میں عمرانی علوم کی تدریس کی جاتی ہے، وہاں کے اساتذہ اور طلبہ کو بھی اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مصنف محترم کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)